45

# جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ضروری ہدایات

(فرمودہ 12 دسمبر 1947ء بمقام لاہور)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''کچھ دنوں سے سردی کی وجہ سے مجھے جگر کی خرابی کی شکایت ہوگئی ہے جس کی وجہ سے مَیں آجکل باہر نمازوں میں نہیں آسکتا اور طبیعت اکثر خراب رہتی ہے۔ آج مَیں نے جلاب لیا ہوا تھا اس وجہ سے آنے میں دیر ہوگئی۔ اس لئے مَیں نہایت اختصار کے ساتھ چند باتیں کہہ کر خطبہ ختم کردوں گا۔

کل شام سے میرے دل میں اس بات کا اثر ہے کہ کوئی چیز مجھے اُس پہلی رائے کو بدلنے پر مجبور کر رہی ہے جو اس سے پہلے مَیں قائم کر چکا تھا اور جس کی بناء پر مَیں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس سال دسمبر میں جلسہ سالانہ ملتوی کر دیا جائے۔ کل سے متواتر میرے اندر سے یہ آواز اُٹھ رہی ہے کہ خواہ جلسہ سالانہ کتنا ہی مختصر کیا جائے مگر ہونا ضرور چاہیئے۔ اس لئے مَیں یہ اعلان کرتا ہوں کہ انشاءاللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ 26، 27، 28 دسمبر کو ہوگا اور بعض شرائط کے ماتحت لاہور میں ہی ہوگا۔ 26، 27، 28 میں سے 26 کو ہم پھر ایک مجلس شوریٰ منعقد کریں گے جس میں صرف مجلس شوریٰ کے ممبر شامل ہوں گے۔ اور 27، 28 دو دن جلسہ سالانہ جیسا کہ ہوا کرتا تھا ہوگا۔ لیکن چونکہ نہ لاہور میں ہمارے پاس مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے جگہ ہے، نہ یہاں کے راشن سسٹم کے ماتحت ہم مہمانوں کی خوراک کا انتظام کر سکتے ہیں اور نہ اِس وقت سلسلہ کی مالی حالت ایسی ہے کہ اُس کی بناء پر کوئی بڑے پیمانہ پر جلسہ کیا جاسکے اس لئے یہ جلسہ بعض شرائط کے ماتحت ہی منعقد ہوگا۔

جیسا کہ مَیں نے بار بار توجہ دلائی ہے ابھی تک ہماری جماعت کے چندوں کا نظام درست

نہیں ہوا بلکہ ابھی تک ہماری آمد، آمد بجٹ سے بھی کم ہے۔ یعنی قریباً 1/4 حصہ آمد کا ہے۔ حالانکہ حالات کے بدلنے کی وجہ سے اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے ایک شرط تو یہ ہوگی کہ اس جلسہ پر عورتوں کے لئے کُلّی طور پر ہدایت ہوگی کہ وہ جلسہ سالانہ پر نہ آئیں۔ اِس کی تین وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ عورتوں کے ٹھہرانے کے لئے جگہ کا انتظام ہمارے لئے بالکل ناممکن ہے۔ دوسرے سفر کی دقتیں بہت سی ہیں۔ عورتیں آئیں تو ان کے بچوں کا آنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ ان کے لئے ناقابلِ برداشت تکلیف ہو جائے گی۔ تیسرے عورتوں کے لئے الگ جلسہ کا انتظام بھی مشکل ہے۔ پس ایک شرط تو یہ ہے کہ اس جلسہ پر عورتوں کو آنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ سوائے اُن کے جن کے رشتہ داروں نے اپنے طور پر یہاں رہائش اور خوراک وغیرہ کا انتظام کیا ہوا ہو۔ مثلاً اُن کے رشتہ دار یہاں موجود ہوں یا دوست ہوں جنہوں نے اُن سے وعدہ کر لیا ہو کہ وہ اپنے گھروں میں اُن کو ٹھہرا سکیں گے۔ بہرحال جلسہ کی طرف سے اُن کے لئے کوئی انتظام نہیں ہوگا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اس جلسہ پر صرف دو ہزار مہمانوں کا انتظام کیا جائے۔ اِن دو ہزار مہمانوں میں مجلس شوریٰ کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ ہر ضلع کا کوٹا (Quota) مقرر کر دیا جائے گا کہ فلاں فلاں ضلع سے اتنے اتنے آدمیوں کے آنے کی اجازت ہے اور اتنے ہی آدمیوں کی رہائش اور خوراک وغیرہ کا انتظام کیا جائے گا۔ زائد آنے والوں کے لئے سلسلہ کی طرف سے کوئی انتظام نہیں ہوگا۔ اگر کوئی آئے گا تو اسے اپنی رہائش اور خوراک کا اپنے طور پر انتظام کرنا ہوگا۔ لیکن ان دو ہزار مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام بھی ہمارے لئے مشکل ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کچھ مسجد میں ٹھہر جائیں گے اور کچھ مکانات جو ہماری جماعت نے دفتری انتظامات کے لئے، لئے ہوئے ہیں اُن میں ٹھہر سکیں گے۔ لیکن اُن کی تعداد چھ سات سو سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ بہرحال دو ہزار آدمیوں کا ٹھہرانا بھی ہمارے لئے مشکل ہوگا۔ سوائے اِس کے کہ جس طرح قادیان کے لوگ جلسہ سالانہ پر اپنے مکانات پیش کیا کرتے تھے اُسی طرح لاہور کی جماعت کے دوست بھی اپنے مکانات پیش کریں اور بتائیں کہ کس کس کے مکان میں کتنے آدمی ٹھہر سکتے ہیں۔

تیسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ خیمے لگوا دیئے جائیں اور اُن میں مہمان ٹھہرائے جائیں۔ جس طرح قادیان کے انخلاء کے موقع پر یہاں قناتیں لگا دی گئی تھیں۔ وہ تو اب سردی کی وجہ

سے کافی نہیں ہوسکتیں۔ مگر انہیں میدانوں میں خیمے لگا کر جگہ نکالی جاسکتی ہے۔ ممکن ہے چار پانچ سو کی جگہ نکل آئے۔ تین چار سو مسجد میں ٹھہر جائیں گے۔ تین چار سو مختلف کوٹھیوں میں ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح ممکن ہے جماعت کے دوستوں کی امداد سے نو سو یا ہزار مہمانوں کے لئے اُن کے مکانات میں جگہ نکل آئے۔ لیکن اس صورت میں یہ بھی انتظام ضروری ہوگا کہ چونکہ لاہور شہر بہت بڑا ہے اور لوگ دور دور رہتے ہیں کھانا کھانے کے لئے وہ ایک جگہ جمع نہیں ہوسکیں گے۔ اس لئے جو لوگ گھروں میں ٹھہریں سلسلہ کی طرف سے حساب لگا کر اُن کے لئے ایک رقم مقرر کر دی جائے۔ اور اُن دوستوں کو جن کے ہاں مہمان ہوں فی خوراک کے حساب سے اتنی رقم دے دی جائے تا کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں مہمانوں کو کھانا کھلاسکیں۔ آخر باراتیں بھی لوگوں کے گھروں میں آتی ہیں اور لوگ چالیس چالیس پچاس پچاس آدمیوں کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر آٹھ آٹھ دس دس مہمانوں کا گھروں میں انتظام ہو جائے تو اُن کا کھانا بھی تین چار دن گھر کی مستورات محنت اور تکلیف اٹھا کر خود تیار کر لیں۔ سلسلہ کی طرف سے ایک مقررہ رقم مہمانوں کے لئے ان کو دے دی جائے گی۔ اِسی طرح مہمانوں کو کھانا کھانے کے لئے دو دو تین تین میل کا چکر کاٹ کر آنے جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

قادیان کے رہنے والے وہاں جلسہ کر لیں گے تا کہ قدیم سے جو ہمارا طریق چلا آرہا ہے اُس میں کوئی وقفہ نہ پڑے۔ اصل جلسہ تو وہی ہوگا جو قادیان میں ہوگا۔ ہمارا جلسہ صرف ایک ظلی جلسہ ہوگا جو اُس کی تائید کے لئے اور اِس احتجاج کے لئے منعقد کیا جائے گا کہ ایک پُرامن اور حکومت کی ہمیشہ وفادار رہنے والی جماعت کو اُس کے مقدس مقام سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اپنے مقدس مقام سے باہر جلسہ کرنے پر مجبور ہو رہی ہے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ یہاں کے جن دوستوں کو مکانات دینے کی توفیق ہے وہ جلد سے جلد اپنے نام لکھوا دیں گے۔ نام نظارت اعلیٰ یا نظارت ضیافت میں لکھوائے جائیں اور بتایا جائے کہ وہ کتنے آدمیوں کو ٹھہراسکیں گے اور کتنی گنجائش اپنے مکانوں میں نکال سکیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی اَور تجویز کسی دوست کے ذہن میں آئے تو وہ بھی بتا دیں۔ مثلاً اگر ہمیں کوئی ایسا مکان مل سکے جس میں سو ڈیڑھ سو آدمی اکٹھے رہ سکیں اور کسی دوست کو اُس کا علم ہو تو وہ بھی ہمیں اطلاع دے دیں۔ نظارت دعوۃ وتبلیغ کو

چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد جلسہ کا پروگرام تیار کرے اور بیرون جات کی جماعتوں کو تاروں کے ذریعے جلسہ کی اطلاع دے دے۔ مغربی پاکستان کے لوگوں کو تو خط کے ذریعہ بھی اطلاع دی جا سکتی ہے۔ مشرقی پاکستان اور ہندوستان کی جماعتوں مثلاً حیدر آباد، بمبئی، مدراس، بنگلور، لکھنؤ اور کلکتہ وغیرہ کو تاریں چلی جائیں پھر وہ اپنے طور پر اَور دوستوں کو اطلاع دے سکتے ہیں۔ بہرحال آج ہی ضلع وار مہمانوں کی تقسیم کر کے مجھ سے منظوری لے لی جائے یعنی اس امر کی منظوری کہ مختلف جماعتوں کو کتنے کتنے آدمی بھجوانے کی اجازت ہوگی۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ دوست محنت کر کے آج شام تک اس کام کو مکمل کر لیں گے اور یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ جماعتوں کی لسٹیں موجود ہیں اور چندہ کی بناء پر اُن کے افراد کی لسٹیں بھی تیار کی جا سکتی ہیں۔ ناظر دعوۃ، ناظر ضیافت اور ناظر اعلیٰ تینوں مل کر آج شام تک یہ کام کر سکتے ہیں اور کل تاریں دی جا سکتی ہیں۔ جلسہ کے مقام کے متعلق بھی فیصلہ کر لیا جائے کہ کہاں کیا جائے۔ میرے نزدیک یہاں مختلف کوٹھیوں کے ساتھ اتنے بڑے بڑے میدان ہیں کہ باہر کے دو ہزار اور یہاں کے ڈیڑھ دو ہزار یعنی چار پانچ ہزار افراد کے بیٹھنے کی جگہ ان میں بڑی آسانی سے نکل سکتی ہے۔ لیکن اگر ان میدانوں میں جلسہ نہ ہو سکے تو کوئی اَور جگہ تجویز کر لی جائے۔ اس کوٹھی کے شمال کی طرف بھی بڑا میدان ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس میں پانچ چھ ہزار آدمی جمع ہوسکتا ہے۔'' (الفضل 16 دسمبر 1947ء)